بسم اللہ الرحمن الرحیم

سو سال پرانے قبرستان کو ختم کرنے کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک سو سال سے زائد عرصے سے وقف قبرستان میں سے قبروں کو مسمار کر کے ان قبروں کو بلڈوز کر کے اس جگہ پر رہائشی مکان بنانا یا اس جگہ کو کمرشل مقاصد کے لیے استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب

جو جگہ ایک مرتبہ قبرستان کے لیے وقف کر دی گئی، وہ بندوں کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی خاص ملکیت میں چلی گئی، اب اس میں بے جا تصرف ناجائز و حرام ہے، لہذا ایسی جگہ رہائشی مکان بنانا، یا کمرشل مقاصد کے لیے بلڈنگز بنانا بھی ناجائز و حرام ہے، مزید یہ کہ جب اس جگہ پر پرانی قبریں بھی ہیں، تو ان کو مسمار کر کے، بلڈوز کر کے وہاں اس طرح کے تصرفات کرنا مزید حرام در حرام ہے، کہ اس تصرف کی وجہ سے مسلمانوں کی قبریں کھلیں گی، لوگ ان قبروں پر چلیں پھریں گے، پاؤں رکھیں گے، ان گھروں کے واش رومز میں پیشاب و پاخانہ کریں گے، تو وہ قبریں اور ان کی حرمت پامال ہوگی، کسی مسلمان کی قبر پر چلنا، پاؤں رکھنا، بیٹھنا، پیشاب و پاخانہ کرنا ناجائز و حرام ہے، کہ اس میں مردے کو ایذا دینا ہے اور مردے کو بھی اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے زندہ کو ایذا ہوتی ہے، بلکہ اگر کسی پرانے قبرستان میں نیا راستہ پیدا ہوا، تو اس راستے میں چلنا حرام ہے۔۔۔ اور جن کے اقربا ایسی جگہ دفن ہوں کہ ان کے گرد اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان قبور تک دوسری قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ناممکن ہو، تو وہ دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور قبر کے پاس نہ جائے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لأن أمشی علی جمرة أو سیف أو أخصف نعلی برجلی أحب إلی من أن أمشی علی قبر مسلم" ترجمہ: بے شک چنگاری یا تلوار پر چلنا یا جوتا پاؤں سے گانٹھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ (سنن ابن ماجہ، ص 112، مطبوعہ کراچی)

ایک اور مقام پر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لأن یجلس أحدکم علی جمرة فتحرق ثیابه فتخلص إلی جلده خیر له من أن یجلس علی قبر" یعنی تم میں سے کوئی شخص چنگاری پر بیٹھے، یہاں تک کہ وہ چنگاری اس کے کپڑے جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کی قبر پر بیٹھے۔ (صحیح المسلم شریف، جلد 1، ص 312، مطبوعہ کراچی)

مسلمان کی قبر کو مسمار کرنا اور کھولنا حرام ہے، ردالمحتار میں ہے: "النبش حرام"۔ قبر کھودنا اور کھولنا حرام ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار ج 3، ص 167، مطبوعہ پشاور)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "مسلمان کی قبر بلاوجہ شرعی کھود کر برابر کر دینا حرام ہے، فتاوی خیریہ میں ہے: "وقد صرحوا بحرمۃ النبش لغیر ضرورۃ" ردالمحتار میں ہے: "النبش حرام" (فتاوی امجدیہ، ج 3، ص 4، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وقف جس مقصد کے لیے ہے، اسی میں استعمال کیا جا سکتا ہے، اس میں تغییر و تبدیل کرنا حرام ہے، سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قبرستان میں مدرسہ اور کتب خانہ بنانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

"وقف کی تبدیل جائز نہیں، جو چیز جس مقصد کے لیے وقف ہے اسے بدل کر دوسرے مقصد کے لیے کر دینا روا نہیں، جس طرح مسجد یا مدرسہ کو قبرستان نہیں کر سکتے، یونہی قبرستان کو مسجد یا مدرسہ یا کتب خانہ کر دینا حلال نہیں۔ سراج وہاج پھر فتاوی ہندیہ میں ہے: "لا یجوز تغیر الوقف عن ھیأتہ فلا یجعل بستاناً ولا الخان حماماً ولا الرباط دکاناً إلا إذا جعل الواقف إلی الناظر ما یری فیہ مصلحۃ الواقف اھ"۔ وقف کو اس کی ہیئت سے تبدیل کرنا، جائز نہیں، لہذا گھر کا باغ بنانا اور سرائے کا حمام بنانا اور رباط کا دکان بنانا جائز نہیں، ہاں جب واقف نے نگہبان پر معاملہ چھوڑ دیا ہو کہ وہ ہر وہ کام کر سکتا ہے جس میں وقف کی مصلحت ہو تو جائز ہے، اھ

قلت: جب ہیئت کی تبدیلی جائز نہیں تو اصل مقصود کی تغییر کیونکر جائز ہوگی"۔ (فتاوی رضویہ، جلد 9، ص 457، مطبوعہ لاھور)

ایک اور مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "قبرستان وقف ہے۔۔۔ اس میں تصرف بیجا حرام ہے، پھر اگر اس قطعہ میں قبور بھی ہوں، اگرچہ نشان مٹ کر ناپید ہو گئی ہوں، جب تو متعدد حراموں کا مجموعہ ہے، قبروں پر پاؤں رکھنا ہوگا، چلنا ہوگا، بیٹھنا ہوگا، پیشاب، پاخانہ ہوگا، اور یہ سب حرام ہے۔ اس میں مسلمانوں کو طرح طرح ایذا ہے اور مسلمان بھی کون، اموات کہ شکایت نہیں کر سکتے، دنیا میں عوض نہیں لے سکتے، بے وجہ شرعی مسلمانوں کی ایذا اللہ و رسول کی ایذا ہے۔ اللہ و رسول کو ایذا دینے والا مستحق جہنم"۔ (فتاوی رضویہ، ج 9، ص 409 رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

قبروں پر چلنا پھرنا ناجائز و حرام ہے، اگر کسی قبرستان میں نیا راستہ بنا دیا گیا، تو اس پر چلنا حرام ہے، خاتم المحققین، علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "إن المرور فی سکۃ حادثۃ فیھا حرام" ترجمہ: قبرستان میں نئے راستے پر چلنا حرام ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، جلد 1، ص 612، مطبوعہ پشاور)

در مختار میں ہے: "یکرہ المشی فی طریق ظن أنہ محدث حتی إذا لم یصل إلی قبرہ الا بوطئ قبر ترکہ" ترجمہ: کسی ایسے راستے پر چلنا منع ہے، جس کے بارے میں گمان ہو کہ یہ نیا راستہ ہے، یہاں تک کہ اگر اپنے عزیز کی قبر تک کسی دوسرے کی قبر کو روندے بغیر نہیں پہنچ سکتا تو وہاں جانا ترک کر دے یعنی وہاں تک نہ جائے۔ (الدر المختار مع الرد المحتار جلد 3 ص 183 مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں، بیٹھنا جائز نہیں، ان پر پاؤں رکھنا جائز نہیں، یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ قبرستان میں نیا راستہ پیدا ہوا، اس میں چلنا حرام ہے، اور جن کے اقربا ایسی جگہ دفن ہوں کہ ان کے گرد اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ناممکن ہو، دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے"۔ (فتاوی رضویہ، جلد9، ص480، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مسلمان کی عزت زندگی اور موت دونوں حالتوں میں برابر ہے، سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ مسلمان کی عزت مردہ وزندہ برابر ہے۔ محقق علی الاطلاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں: "الإتفاق علیٰ أن حرمة المسلم میتا کحرمته حیاً"۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت وحرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "المیت یؤذیه فی قبره مایؤذیه فی بیته"۔ مردے کو قبر میں بھی اس بات سے ایذا ہوتی ہے جس سے گھر میں اسے اذیت ہوتی۔

علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں: "أفاد أن حرمة المؤمن بعد موته باقیة"۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی حرمت بعد موت کے بھی ویسے ہی باقی ہے۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "أذی المؤمن فی موته کأذاه فی حیاته"۔ مسلمان مردہ کو ایذا دینا ایسا ہے، جیسے زندہ کو۔ (فتاوی رضویہ، جلد9، ص442، 441 رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: PIN-7019

تاریخ اجراء: 07 محرم الحرام 1443ھ/06 اگست 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net